



سوال

(267) متوفیہ کی جائیداد کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری ایک عزیزہ فوت ہو گئی ہے اس کی تین لڑکیاں اور بچا کی اولاد (لڑکے اور لڑکیاں) موجود ہیں۔ متوفیہ کی جائیداد سے کس کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں مرحومہ کی جائیداد سے دو تہائی کی حقدار اس کی بیٹیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر اولاد صرف لڑکیاں ہوں (یعنی دو یا) دو سے زیادہ تو کل ترکہ میں ان کا $2/3$ ہے۔" [۳/النساء: ۱۱]

لڑکیوں کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو ایک تہائی $1/3$ باقی ہے اس کی حقدار بچا کی زینہ اولاد ہے۔ حدیث میں ہے کہ مقررہ حصے لینے والے ورثا سے جو ترکہ بچ جائے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کے لئے ہے۔ [صحیح بخاری، الفرائض: ۶۳۲]

سوال میں ذکر کردہ ورثا میں بچا کی زینہ اولاد ہی مذکر قریبی رشتہ دار ہے، لہذا بیٹیوں کو دینے کے بعد جو ترکہ باقی بچتا ہے وہ انہیں دے دیا جائے۔ سہولت کے پیش نظر میت کی کل منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے نو حصے کئے جائیں، ان میں دو، دو حصے بیٹیوں اور باقی تین حصے بچا کی زینہ اولاد کے لئے ہیں۔ بچا کی مادینہ اولاد، یعنی لڑکیوں کو اس سے کچھ نہیں ملے گا۔

واضح رہے کہ صورت مسئلہ میں ضابطہ وراثت اس وقت جاری ہوگا جب میت کی تہمیز و تکفین اور دفن کے اخراجات، نیز قرض کی ادائیگی ہو جائے اور اگر کوئی وصیت وغیرہ ہے تو اسے بھی کل جائیداد کے $1/3$ سے پورا کر دیا جائے صورت مسئلہ میں بایں طور ہے۔ میت $1/9$

بیٹی بیٹی بیٹی بچا زاد زینہ اولاد بچا زاد مادینہ اولاد

3 2 2 2 محروم

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 283